سوال

(393) تعطیلات کی تنخواہ کا شرعاً حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کرام دریں مسئلہ کہ دینی مدرسین دوماہ سالانہ تعطیلات کی تنخواہ کے شرعاً مستحق ہوتے ہیں یا نہیں بعض دفعہ مدرس خود بر موقعہ امتحان سالانہ استفاء دے دیتا ہے ادرا نتظامیہ کو تنخواہ سے محروم کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے اور بعض دفعہ انتظامیہ کی طرف سے مدرسین کو جواب مل جاتا ہے دوسری صورت میں کسی مدرس کو ایام رخصت کی تنخواہ مل جاتی ہے اور کسی کو محرومی کا شکار ہونا پڑتا ہے لہذا تفصیل سے روشنی ڈالیں کس صورت میں محروم ہوتا ہے اور کس صورت میں حقدار؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

انتظامیہ اورمدرس کو شروع ہی سے اتفاق رائے سے چھٹیوں کی تنخواہ کا مسئلہ طے کرلینا چاہیے چاہے اتفاق ادائیگی پر ہو یا عدم ادائیگی پر بعد میں اسی کے مطابق عمل ہوگا قرآن مجید میں ہے۔

یٰٓأَیُّهَا الَّذِینَ ءامَنوٓا أَوفوا بِالعُقودِ ۔ ۔ ۔ ١ ... سورة المائدة

اگر یہ صورت نہ ہو تو فیصلہ معروف پر ہوگا بقاعدہ "المعروف کالمنشروط"

اور اگر یہ بھی ناممکن ہو تو مدرس کی حیثیت اجیر خاص کی ہوگی مغنی ابن قدامہ (5/305) پر اجیر خاص کی تعریف بایں الفاظ ہے :

«ہوالذي یقع العقد علیہ فی مدة معلومة یستحق المستاجر نفعہ فی جمیعہا کرجل استوجر لخدمتہ او عمل فی بناء اوخیاطتہ اورعایتہ یوما اوشہرا سمی خاصا لاختصاس المستاجر بنفعہ فی تلک المدة دون سائر الناس»

نیز ہدایہ میں ہے :

«والاجیر الخاص الذي یستحق الاجرة بتسلیم نفسہ فی المدة وان لم یعمل کمن استوجر شہر الخدمتہ اویرعی الغنم وانما سمی اجیر الانہ لایمکنہ ان یعمل لغیرہ»

صورت ہذا میں مدرسین حضرات تعطیلات کی تنخواہ کے مستحق ہوں گے اسی طرح اثناء سال مدرس کی تدریس اگر کسی وجہ سے موقوف ہوجاتی ہے مثلاً طلباء نہیں ملتے یا اسی طرح کا کوئی

اورعارضہ پیش آجاتا ہے تومدرس بدستور رواتب کا مستحق ٹھہرے گاجب تک کہ اتفاق رائے سے اس کے خلاف کوئی حتمی فیصلہ نہ ہو۔ بدایۃ المجتہد میں ہے :

«فقال عبدالوہاب : الظاہر من مذہب اصحابنا ان محل استیفاء المنافع لا یتعین فی الاجارۃ وان عین فذالک کالوصف لا ینفسخ ببیعہ اوذہابہ بخلاف العین المستاجرۃ اذاس تلفت وذلک مثل ان یستاجر علی رعایۃ غنم باعیانہا اوخیاطۃ قمیص بعینہ فتہلک الغنم ویحترق الثوب فلا ینفسخ العقد وعلی المستاجران یاتی بغنم مثلہا لیرعاہا او قمیص مثلہ لیخیطہ»

نیز مدرسین کوچھٹیوں کا حق چونکہ انتظامیہ کی طرف سے حاصل ہوا ہے اس کا بھی تقاضا ہے کہ مدرسین کو حق سے محروم نہ رکھا جائے جیسا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ بدر میں اپنی رفیقہ حیات رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت کی وجہ سے شریک نہ ہوسکے اس کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا :

«ان لک اجر ممن شہد بدرا او سہمہ» صحیح البخاري کتاب فرض الخمس باب اذابعث الامام رسولافی حاجتہ.......(3130)(رواہ البخاري)

چونکہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیچھے رہ جانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی سے تھا اس لیے مال غنیمت سے سہم کے حقدار بنے اسی طرح مدرسین کا عدم حضور بھی انتظامیہ کی رضا سے ہے لہٰذا وہ بھی حقدار بننے چاہئیں بنا بریں مسئولہ صورتوں کو مذکورہ بالا صورتوں پر محمول کیا جائے گا۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص695

محدث فتویٰ